بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۴ شعبان ۱۳۸۸ھ ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۲۷ اکتوبر ۶۸ء	نمبر ۲۴۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے ۳۵ ویں سال کا اعلان

پاکستانی جماعتوں سے اشاعتِ اسلام کیلئے قریباً آٹھ لاکھ روپے کا مطالبہ

مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک۔ پہلے ہی دن سوا تین لاکھ روپے کے وعدہ جات کی پیشکش

ربوہ ۲۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل بتاریخ ۲۵ اخاء (مطابق ۲۵ اکتوبر) مسجد مبارک میں تحریک جدید کے ۳۵ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کی خاطر زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کرنے کے لئے ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس عظیم الشان مالی جہاد کا تجزیہ فرماتے ہوئے حضور نے جماعت کے تین گروہ جو دفتر اوّل، دفتر دوم اور دفتر سوم میں منقسم ہیں کی قربانیوں کی اوسط بیان فرمائی جس کی رُو سے دفتر اول کے مجاہدین ۶۴ روپے، دوم کے مجاہدین ۱۹ روپے اور سوم کے ۱۴ روپے فی کس کے حساب سے قربانی کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ممالک بیرون میں اسلام کی روز افزوں مقبولیت اور اور تبلیغ اسلام کے کام میں غیر معمولی وسعت کے پیشِ نظر پاکستانی جماعتوں کو گزشتہ سال کے وعدہ جات بقدر ساڑھے پانچ لاکھ روپے کے مقابلہ پر نئے سال کے لئے سات لاکھ نوے ہزار روپے فراہم کرنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ دفتر دوم اور سوم کی اوسط قربانی کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ دفتر دوم کی اوسط قربانی ۱۹ روپے سے بڑھ کر ۳۰ روپے تک اور دفتر سوم کی اوسط قربانی ۱۴ روپے سے بڑھ کر ۲۰ روپے تک پہنچنی چاہیئے۔ نیز دفتر سوم کی تعداد بھی تین ہزار سے بڑھ کر کم از کم پانچ ہزار چندہ دہندگان تک پہنچنی چاہیئے دفتر دوم میں مطلوبہ ترقی رونما کرنے کے لئے حضور نے انصار اللہ کو خصوصی ذمہ داری سونپی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر طبقہ کو اپنے پیارے امام کی مقدس آواز پر دل و جان سے لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ ولولہ انگیز خطبہ ابھی ساری جماعتوں میں نہیں پہنچا ہے تاہم خطبہ کے بعد متعدد جماعتوں کے موجود عہدہ داران اور افراد نے اشاعت اسلام کے لئے مسابقت کی روح کے ساتھ پہلے ہی دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مالی قربانی کے جو وعدے پیش کئے۔ ان کی میزان بفضلہ تعالیٰ ۰۰-۳۲۰۸۵۰ روپے (تین لاکھ بیس ہزار آٹھ سو پچاس روپے) ہے۔

پہلے دن ہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے

موصول ہونے والے وعدہ جات تحریک جدید

۲۵ اخاء کو تحریک جدید کے سال نو کا اعلان ہوتے ہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے فوری طور پر جو وعدہ جات دفتر تحریک جدید موصول ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱)	مستقل وعدہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	۱۲,۵۰۰—۰۰ روپے
(۲)	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	۱۲۲۵—۰۰ "
(۳)	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۳۵۸—۰۰ "
(۴)	حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ	۲۸۹—۰۰ "
(۵)	محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۴۲۶—۰۰ "
(۶)	محترم صاحبزادہ مرزا انعام احمد صاحب ایم۔اے	۱۳۰—۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اخبار احمدیہ

۱۵۱

○ ربوہ ۲۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۲۶ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ یعنی آنکھ کے نیچے پھنسی نکل آنے اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

○ کراچی (بذریعہ تار) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

۴۴ تک پہنچ گئی۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور وعدوں کی رفتار سے اندازہ ہوتا ہے کہ مخلصین جماعت انشاء اللہ العزیز اپنے پیارے امام کی توقعات کو پورا کر دکھائیں گے۔ اللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ میں یوم انقلاب کی دسویں سالگرہ کا پروگرام

ربوہ — ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں یوم انقلاب کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر شہر کی جملہ مساجد میں نماز فجر کے بعد پاکستان کی مضبوطی و استحکام نیز روز افزوں ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔ نیز شام کو تمام اہم عمارتوں بازار کی دکانوں اور مکانوں پر چراغاں کیا جائے گا۔

محترم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اہل شہر سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کی دس سالہ ہمہ گیر ترقی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اظہار مسرت کی غرض سے اپنے اپنے طور پر چراغاں کا اہتمام کریں۔ اور اس روز پاکستان کی مضبوطی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔

اطلاع۔ تعطیل ۲۸ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو یوم انقلاب کے سلسلہ میں حسب قانون دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہذا ۲۹ اخاء (اکتوبر) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ احباب کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ہش

عبادت کی راتیں دعاؤں کے دن

آج جب الفضل کا یہ شمارہ دوستوں کے ہاتھوں میں پہنچے گا انشاء اللہ سالانہ اجتماع شروع ہو چکا ہوگا۔ یہ اجتماع جماعت کے ان عبادت گزار نیک لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے میں اپنی عمر کا زیادہ حصہ صرف کیا ہے۔ اور جنہوں نے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے اللہ تعالیٰ کے نشانوں اور اس کی رحمتوں کا نظارہ کیا ہے ان میں سے اکثر وہ دوست ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے عینی شاہد ہیں۔

الغرض یہ اجتماع پاک اور برگزیدہ لوگوں کا اجتماع ہے۔ ایسے بزرگوں کا اجتماع جو سلسلہ کی حقانیت کے چشم دید گواہ ہیں۔ اور پھر جنہوں نے دعاؤں کی قبولیت کا خود مزہ چکھا ہے۔ اس لئے آج اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے بادل ربوہ کی مقدس بستی پر گھر کر چھاتے ہیں تو کچھ تعجب کا مقام نہیں۔

یہ دن خاص جذب رحمت کے دن ہیں کیونکہ ان دنوں میں جماعت کا مقدس ترین حصہ اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے لئے جمع ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آ اکٹھا ہے۔ ایسا پاک اجتماع جو ہر سال ربوہ میں پاکوں اور نیکوں کا ہوتا ہے اس کی مثال اس زمانہ میں مشکل ہی سے ملے گی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حج بیت اللہ کے بعد ایسا پرخلوص اور تقویٰ کے جذبات سے معمور اجتماع روئے زمین پر کہیں ہوتا ہی نہیں۔

مقدس ربوہ ایک ایسی سرزمین ہے جس کی بنیاد ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے پاکوں کے عظیم اجتماع کی معیت میں رکھی تھی۔ یہ بے آب و زرع وادی ایک متروک قطعہ ارضی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اسی شرف کے واسطے مخصوص کر رکھا تھا۔ تاکہ یہاں وہ حق کی بستی آباد کی جائے جہاں دور دور سے مقدس آ کر اپنے سجدے اس کے ذروں میں بکھیریں۔ اور اپنے شور تسبیح و تحمید سے اس کی فضا کو تقدس سے بھرپور کرتے رہیں۔ اور

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ

کا عالم برپا ہوتا رہے۔

ایسی پاک بستی میں جو ایسی مقدس ۴۴ بستیوں اور دعاؤں کے ساتھ قائم کی گئی ہے۔ سوائے وادی بطحا کے کہ جہاں ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عظیم فرزند سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی معیت میں کعبۃ اللہ کی بنیادیں عظیم الشان دعاؤں کے ساتھ رکھی تھیں۔ جو قرآن کریم میں ہمیشہ تک کے لئے محفوظ کر دی گئی ہیں صرف ربوہ ہی آج وہ بستی ہے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے نام پر ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ رکھی گئی ہے۔

ان دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ اس بستی کے ذرے ذرے میں کروڑوں سجدوں کا ذخیرہ موجود ہے اور اس کی فضا تسبیح و تحمید اور درودوں سے ہمیشہ مرتعش رہتی ہے۔

الغرض آج اللہ تعالیٰ کے مقدس اسی لئے اس زمین جمع ہوتے ہیں کہ اس پاک و مقدس ماحول میں سانس لیں اور ان پاکوں اور مقدسوں میں شامل ہوں جنہوں نے اپنی تہجدوں اور سجود و درود سے اس بستی کو برگزیدہ بنا دیا ہے جو خلافت المسیح کا مامن ہے۔ جس پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور روح و ملائکہ جس پر اپنے سلسلے پھیلائے رکھتے ہیں۔

الغرض پاکوں کا یہ اجتماع ایک بے نظیر اجتماع ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہاں ہر وقت ایسے ہی اجتماع قائم ہوتے رہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکات یہاں سے نکل نکل کر ساری دنیا پر پھیل جائیں۔ اور اس زمین کا حقیقی طور پر چپہ چپہ اللہ تعالیٰ کی سجدہ گاہ بن جائے۔

حدِ نظر تک مسجد ہی مسجد
سر جھک گیا ہے تیری گلی میں

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حق تلفی کے گناہ سے بچو

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ خُوَیْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ۔ اَلْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَۃِ۔

(النسائی)

ترجمہ۔ حضرت ابو شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میں تمام لوگوں کو ان دو کمزور ہستیوں کی حق تلفی کے گناہ سے ڈراتا ہوں۔ یتیم بچے اور عورتیں۔

ثناؤں۔ رضاؤں صفاؤں کے دن

پھر آئے مقدس فضاؤں کے دن
بہشت بریں کی ہواؤں کے دن

ملے آشناؤں سے پھر آشنا
کہ یہ ہیں خدا آشناؤں کے دن

یہ ہے اجتماعی عبادت کی رُت
یہ ہیں اجتماعی دعاؤں کے دن

درود و سجود و سجود و درود
عجب ہیں خدا کی رضاؤں کے دن

یہ سبحٰن اللہ کی تقریب ہے
ہیں صلِّ علیٰ کی نواؤں کے دن

عبادت سعادت کی راتیں ہیں یہ
ثناؤں۔ رضاؤں صفاؤں کے دن

ہیں شاہوں کی قسمت میں تنویر کب
یہ اللہ والے گداؤں کے دن

تنویر

ہمارا سب سے بڑا کام اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت اور اسلامی تہذیب و تمدن کا قیام ہے

تقریر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مؤرخہ ۱۸ اخاء (اکتوبر) کو بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقع پر حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو اہم تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تمام نمائندگان کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہتی ہوں۔ جس غرض کے لئے یہ اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو چاہیئے کہ یہ مختصر عرصہ ذکرِ الٰہی تسبیح و تحمید۔ درود شریف پڑھنے۔ دعائیں کرنے اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی۔ سکون کے ساتھ پروگراموں کو سُننے اور آئندہ کے لئے بہتر لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے تدابیر سوچنے میں بسر کریں۔ اجتماع کے پروگراموں کے متعلق آپ بہت دیر سے اپنے مشورے بھجواتی ہیں۔ حالانکہ شروع سال سے ہی ہر لجنہ کو غور کرتے رہنا چاہیئے کہ کیا اقدامات پروگراموں کو بہتر بنانے اور لجنہ اماء اللہ کی ترقی کے لئے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔

آپ کا مرکز میں قیام کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ اپنے ساتھ آنیوالے بچّوں کی نگرانی بھی رکھیں تا وہ بھی یہاں سے فائدہ حاصل کر کے جائیں۔ صفائی اور ماحول کو ستھرا اور پاکیزہ ظاہری لحاظ سے بھی اور باطنی لحاظ سے بھی بنانے کی کوشش کریں۔ ظاہر کا اثر روحانیت پر پڑتا ہے ظاہری طور پر کسی قسم کی گندگی نہ ہونے دیں خواہ وہ ربوہ کی خواتین ہو یا بیرون از ربوہ کی۔

لجنہ اماء اللہ کے کاموں کا اگر جائزہ لیا جائے تو جہاں دوسرے شعبہ جات میں بہنوں نے بڑی ہمّت اور قربانی سے کام لیا ہے۔ تربیت کی طرف سب سے کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ ہمارا سب سے بڑا کام اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کرتے ہوئے اسلامی تمدّن و تہذیب کا پھر سے قیام کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کوئی نیا پیغام دنیا کو دینا نہیں تھا بلکہ اسی تہذیب کو پھر سے رائج کرنا جو چودہ سو سال قبل اسلام کے ذریعہ رائج ہو چکی تھی۔ اُسی قرآنی شمع کے نُور کو دُنیا میں پھیلانا جس کی روشنی دُنیا کے چاروں طرف ایک دفعہ پھیل کر پھر مدھم پڑ چکی تھی اور اسی روشنی سے بنی نوع انسان کو صحیح راستہ دکھاتے ہوئے اس کا تعلق اپنے ربِ کریم سے مضبوط کرنا تھا جو ایک انسان کی پیدائش کا مقصدِ اعلیٰ ہے۔

ہماری زبان میں تہذیب اور تمدّن دو لفظ کثرت سے بولے جاتے ہیں۔ بہت سی بہنیں شاید ان دونوں کا فرق نہ سمجھتی ہوں۔ کسی قوم کی مادی ترقیات اس قوم کا تمدّن کہلاتی ہیں۔ اور کسی قوم کی دماغی ترقی اور وہ خیالات و افکار جو مذہب یا اخلاق کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے تہذیب کہلاتی ہے۔ دوسری اقوام کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کا مذہب ان کی تہذیب یا تمدّن پر اثرانداز نہ ہوتا ہو لیکن اسلام کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ اسلام نے قرآن مجید کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے ایک مکمّل دستورِ حیات پیش کیا جو ان کی تہذیب پر بھی اثرانداز ہوتا ہے اور ان کے تمدّن پر بھی۔ مسلمانوں نے مادی لحاظ سے بھی قرآنی اصولوں کو اپنا کر ترقی کی اور ساری دُنیا کے فاتح بنے اور اخلاقی لحاظ سے بھی دُنیا کی تہذیب کے دھارے کو ایک نئے انداز سے موڑا جس کی تقلید کرنے میں اُس زمانہ کی اقوام نے فخر محسوس کیا لیکن جب خود انہوں نے قرآن سے مُنہ موڑا تو مادی لحاظ سے بھی پست ترین اقوام میں سمجھے جانے لگے اور روحانی لحاظ سے بھی قعرِ مذلّت میں گرتے چلے گئے اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ کا عملی نمونہ ان کے تمدّن۔ کردار اور اخلاق نے پیش کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے ظہورِ ثانی کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا تھا

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی
الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ
وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ
لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ
وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

(سورۃ جمعہ)

کہ جب مسلمانوں پر ادبار کا زمانہ آئے گا تو ان کو علوم قرآنیہ سکھانے اور ان کا تزکیۂ نفس کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسا وجود کھڑا کرے گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات کا مظہر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے بھیجا تا آپ علومِ قرآنیہ کی اشاعت کریں جس کے نتیجہ میں تزکیۂ نفوس ہو اور اسلام کی ترقی ہو۔ یہ آیت بھی بتاتی ہے کہ تزکیۂ نفس کے لئے علومِ قرآنی کا سیکھنا ضروری ہے۔ قرآن کے اصولوں پر چلے اور ان راہوں کو اپنائے بغیر انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک پاک نہ ہو اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ہو سکتا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

پاک ہو جاؤ کہ وہ شاہِ جہاں بھی پاک ہے
جو کہ ہو ناپاک دِل اس سے نہیں کرتا ہے پیار

اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے انسان کی پیدائش بلکہ پیدائش سے بھی قبل سے راہ نمائی فرمائی ہے اور موت بلکہ موت کے بعد کی زندگی تک کے متعلق مکمل ہدایات دی ہیں۔ اور ان تمام ہدایات پر عمل کرنا ہی اس اعلیٰ تہذیب کا پھر سے قائم کرنا ہے جس تہذیب کو اسلام نے جنم دیا تھا اور ان تمام ہدایات پر عمل پیرا ہونے سے ہی تربیت کا وہ کام ہو سکتا ہے جس کا کرنا ہماری اوّلین ذمہ داری ہے۔

قرآن مجید پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بقائے نسل۔ اصلاح خاندان۔ درستگی معاشرہ اور صحیح اسلامی تہذیب کے قیام کے لئے سب سے پہلا حکم جو اسلام دیتا ہے وہ یہ ہے کہ تقویٰ اللہ کو مدِنظر رکھو۔ یہ پہلا زینہ ہے خاندان۔ معاشرہ۔ قوم اور ملک کی اصلاح اور ترقی کا۔ قرآن مجید کی جو سورۃ تفصیل کے ساتھ تمدّنی احکام بیان کرتی ہے اس کی ابتداء ہی یوں ہوتی ہے:-

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ
بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا۔

(نساء)

(ترجمہ) اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑ پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے دُنیا میں پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ اس لئے بھی اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر یقیناً نگران ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

تُنْكَحُ الْمَرْءَةُ لِاَرْبَعٍ
لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَ
جَمَالِهَا وَ لِدِیْنِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ
تَرِبَتْ یَدَاكَ۔

(بخاری کتاب النکاح)

کوئی شخص اس لئے شادی کرتا ہے کہ بیوی اچھے خاندان کی ہو کوئی اس کی خوبصورتی کی وجہ سے کوئی مال و دولت کی وجہ سے لیکن اے مسلمان تو دین کو سب باتوں پر مقدم رکھو۔

کیسی اعلےٰ و ارفع اور پاکیزہ تعلیم ہے۔ اپنے معاشرہ اور دلوں کا جائزہ لیں لڑکے والے پہلے لڑکی کا پیغام دیتے ہیں پھر تقاضے شروع ہوتے ہیں۔ جہیز میں کتنے جوڑے ہوں گے؟ کیا زیور ہو گا؟ لڑکے کو

کیا وو گے؟ ساس نندوں۔ دیورانی جیٹھانی کے لئے جوڑوں کے ساتھ اگر زیور بھی دیا جائے تو سونے پر سہاگہ ـــ کیا اس قوم کی عورتوں کا جنہوں نے عہدِ بیعت تو یہ باندھا تھا کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گی یہی وطیرہ ہونا چاہیئے؟ ـــ کیا لجنہ کی ممبرات کو جو ہر اجلاس میں یہ عہد دُہراتی ہیں کہ اپنے مذہب اور دین کی خاطر اپنی عزّت کی پرواہ نہیں کریں گی یہی روش اختیار کرنی چاہیئے؟ ـــ کیا ان احمدی خواتین کو جن کو ان کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ:

"کہ مَیں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہو گا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳۔ جون ۶۷ء)

ان امور سے باز نہیں آ جانا چاہیئے؟

ہزاروں درود اور سلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے عورت کو مٹی سے اٹھا کر ایک ارفع مقام پر پہنچا یا اس میں نیکی اور تقوےٰ پیدا کرنے کے لئے مردوں کو فرمایا کہ رشتہ کرتے وقت دین دیکھو۔ نیکی دیکھو۔ تقویٰ دیکھو۔ یہ مال و دولت۔ حسن و جمال سب فانی اشیاء ہیں۔ اولاد کی صحیح پرورش وہی عورت کرے گی جو خود دیندار ہو گی۔

غرض معاشرہ میں اعلےٰ اقدار پیدا کرنے کے لئے ضرورت ہے افراد میں اعلےٰ اقدار پیدا کرنے کی اور افراد میں اعلےٰ اقدار پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مرد اور عورت نیک و پرہیزگار ہو با اخلاق ہو۔ اولاد خود بخود نیک، با اخلاق اور پرہیزگار پیدا ہو گی۔

میاں بیوی کے تعلقات کے بعد اولاد پیدا ہوتی ہے جو گویا تمدّن و تہذیب کی دوسری کڑی ہوتی ہے۔ اسلام نے اولاد کی پرورش اور اعلیٰ تربیت اور بُرائیوں سے محفوظ رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ ان پر خرچ کرو اپنی استطاعت کے مطابق۔ ان کے جذبات کا خیال رکھو۔ اعلیٰ اخلاق ان میں پیدا کرو۔ بچپن سے تربیت شروع کرو۔

لڑکیوں کی تربیت کے متعلق خاص ارشاد فرمایا کہ جس کے گھر میں لڑکی پیدا ہو اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے تو اس کا یہ کام اس کو آگ سے بچانے والا ہو گا لیکن موجودہ زمانہ کے ماں باپ صرف کھلانے پہنانے اور سکول کالج تک بھجوا دینے کے ذمّہ دار اپنے آپ کو سمجھتے ہیں بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مذہب کی محبت بچّوں کے دلوں میں پیدا نہیں کرتے۔ بنیاد مضبوط نہیں ہوتی۔ جوں جوں وہ بڑے ہوتے جاتے ہیں اپنے ارد گرد کے ماحول سے متاثر ہوتے جاتے ہیں۔ جو لڑکیوں کی صورت میں بے پردگی۔ مخلوط تعلیم کا شوق۔ بے حیائی اور حدود اخلاق اور حدود اسلامی معاشرہ کو توڑنے کی صورت میں نکلتا ہے۔ مَیں جوں جوں ان مسائل پر غور کرتی ہوں اتنا ہی ماں اور باپ دونوں اپنی اولاد کی تربیت اور نگرانی نہ کرنے کے گناہ میں ملوّث نظر آتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک ماں یا باپ غیرت مند ہوں اور اس کی لڑکی عُریاں لباس میں اس کے سامنے آئے اور وہ اسے برداشت کرلے؟ ایک بچّی کے متعلق پردہ ترک کرنے کی اطلاع اسے ملے اور وہ اسے برداشت کرلے؟ ایک بچّی بازاروں میں ماری ماری پھرے اس کی سوسائیٹی اچھی نہ ہو اور ماں باپ اسے برداشت کرلیں؟ اگر ماں باپ برداشت کر سکتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ خود کو بھی قرآنی احکام کا پابند نہیں سمجھتے وہ خود بھی نام نہاد مسلمان ہیں حقیقی ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ چونکہ خود اسلام کے صحیح مفہوم سے نا آشنا ہیں اولاد کی بھی تربیت نہیں کر سکتے۔ بچّوں کو قوم اور مذہب کے لئے قربانیوں کے لئے تیار کرنا بھی ماں باپ کا ہی کام ہے۔

آج (۱۸۔ اکتوبر) کے ہی خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچّوں اور ان کے ماں باپ کو چندہ وقفِ جدید کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہماری مستورات کو عموماً اور عہدہ داران لجنات کو مَیں خصوصاً توجہ دلاتی ہوں کہ سالِ رواں کے پروگرام میں چندہ ناصرات وقفِ جدید کی طرف خاص توجہ دیں۔ وہ بچیاں جو روزانہ سکول میں ایک آنہ دو آنہ اپنے کھانے پر خرچ کرتی ہیں ان میں قوم کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا کریں اور بتائیں کہ یہ رقم وہ وقفِ جدید میں دیں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر فوری لبیک کہنے اور آپ کے احکام کی اطاعت کرنے اور نیکیوں اور قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا جذبہ پیدا کریں تو تمام بچے کیا صرف ناصرات ہی اگر ہمت کریں تو وقفِ جدید کا بجٹ پورا کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جہاں ماں باپ پر قرآن مجید نے ذمّہ داری ڈالی ہے وہاں ماں باپ کے اسلام نے حقوق بھی رکھے ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی احکام اسلامی معاشرہ کا ایک ضروری حصّہ ہے۔ بچّے والدین کی عزّت کریں۔ فرماں برداری کریں اور جب وہ ناقابل ہو جائیں تو ان کے کفیل ہوں۔ ان کے احساسات و جذبات کا خیال رکھیں۔ لجنہ کے کاموں کے سلسلہ میں میرا گہرا واسطہ خواتین سے ہے۔ عموماً مستورات مدد کی طالب ہوتی ہیں جس کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ بستر نہیں گرم کپڑے نہیں۔ علاج کی ضرورت ہے وغیرہ۔ جب ان کے حالات کی تحقیق کی جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بیٹے موجود ہیں برسرِ روزگار ہیں لیکن مدد نہیں کرتے۔ اور ماں اپنی محبت میں کہہ رہی ہوتی ہے کہ آپ مدد کریں بیٹا بے چارہ کیا کرے بیوی ہے چار پانچ بچّے ہیں ان کی تعلیم کا بھی خرچ ہے ان کی ہی مشکل سے پوری پڑتی ہے وغیرہ۔ یاد رکھیں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بار بار والدین سے احسان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مالی کشائش ہو تو ماں باپ سے احسان کرو نہ ہو تو نہ کرو۔ ماں باپ جب اولاد کو پالتے ہیں تو یہ تو نہیں دیکھتے کہ ان کی مالی حالت کیا ہے جو خود کھاتے اس سے بہتر کھلاتے اور جو خود پہنتے ہیں اس سے بہتر پہناتے ہیں لیکن جب یہی معاملہ الٹ ہوتا ہے تو اولاد والدین کے ساتھ وہ حسنِ سلوک نہیں کرتی جو انہیں کرنا چاہیئے اور جس کی تعلیم اسلام ان کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ کے احکام کو خلاصۃً یوں بیان فرمایا ہے:۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ
ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

(سورہ نساء ۳۷)

ان آیات کا کیا ہی پیارا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں کیا ہے فرماتے ہیں:۔

"تم ماں باپ سے نیکی کرو اور قریبیوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو تمہارا بیگانہ ہے اور مسافر سے اور نوکر اور غلام اور گھوڑے اور بکری اور بیل اور گائے اور حیوانات سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں کیونکہ خدا کو جو تمہارا خدا ہے یہی عادتیں پسند ہیں وہ لاپرواہوں اور خود غرضوں سے محبت نہیں کرتا۔"

یہ آیت ایک ایسے معاشرہ کے قیام پر روشنی ڈالتی ہے جو حقیقت میں دُنیا میں جنّت ہو، جہاں ہر شخص اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کرنے والا ہو۔ اور ہر شخص کے حقوق ادا کئے جائیں۔ فساد بڑھتا ہے حقوق ادا نہ کرنے سے۔ خود غرضی اور لاپرواہی سے۔ یعنی ایک طرف طبیعت میں تکبّر اور خود غرضی کا پیدا ہونا کہ ہمیں کیا ضرورت ہے دوسرے کا خیال رکھنے کی۔ اپنے نفس کو قوم کی بہبودی پر مقدم رکھنے سے دوسری طرف لاپرواہی یعنی ان ذمّہ داریوں کو اہمیت ہی نہ دینا۔ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی اطاعت کا احساس ہی دل میں نہ ہونا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حسنِ سلوک کرنے کے لحاظ سے ترتیب وار ہر انسان کی کیا ذمّہ داری ہے سب سے پہلے ماں باپ کے حقوق پھر باقی رشتہ داروں کے حسبِ مراتب۔ پھر یتامیٰ۔ مساکین۔ ہمسایہ۔ شریک فی العمل۔ مسافر اور نوکر چاکر اور جانور اگر ہر انسان اپنی روزمرّہ کی زندگی میں ان سب ہستیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو ہر شخص دوسرے سے مطمئن رہے گا۔ سب کی تکلیفیں دُور ہوں گی۔ ضروریات پوری ہوں گی۔ کوئی بھوکا نہیں رہے گا۔ کوئی ننگا نہیں رہے گا۔ ایک دوسرے کا تعاون حاصل ہو گا۔ اپنے شہر میں نو واردوں کو جن دقّتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ دُور ہوں گی۔ گویا یہ آیت توجّہ دلاتی ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ جب تک انسان بندوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتا وہ انسان کہلانے کا حقیقی مستحق نہیں۔ خود لفظ انسان بھی اسی پر روشنی ڈالتا ہے دو محبتیں رکھنے والا وجود ایک خدا تعالیٰ کی محبت دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

103

غلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح صہ ۲۶)

غرض اسلام نے ایک عظیم الشان تہذیب و تمدن کی بنیاد ڈالتے ہوئے ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ عورتوں کے حقوق۔ ماں باپ کے حقوق۔ بھائیوں کے حقوق۔ غرباء کی خبر گیری۔ یتیموں کی ذمہ داری۔ ہمسائیوں کا خیال۔ وہ قومیں جو آج بڑی ترقی یافتہ قومیں کہلاتی ہیں ان کا یہ حال ہے کہ سالوں تک ایک دوسرے کو اپنے ساتھ کے گھر میں رہنے والے کے متعلق کچھ بھی علم نہیں ہوتا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ کا خیال رکھنے کے متعلق اتنا زور دیا کہ صحابہ کو یہ خیال پیدا ہونے لگا تھا کہ کہیں ہمسایہ کو وارث ہی قرار نہ دے دیا جائے۔ (باقی)

بقیہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز دین کا ستون ہے۔ متقین کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اُقام کے معنے ہوتے ہیں۔ سیدھا کرنا جیسے کہتے ہیں اُقَامَ الْعُوْدَ لکڑی کی کجی کو دور کیا اور اس کے معنے مداومت کے بھی ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے

(وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ) نیز اس کے معنے اَلتَّجَلُّدُ وَالتَّشَمُّرُ لِاَدَائِھَا

یعنی ہمت اور چستی کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ ان معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز کے قائم کرنے کے معانی و فوائد یہ ہوں گے۔

۱۔ گرتی ہوئی نماز کو سنبھالنا اور اس کی کجی کو دور کرنا۔

۲۔ ہمت اور چستی سے مداومت کے ساتھ نماز ادا کرنا

۳۔ بے ذوقی دور کرنے کے لئے نماز پڑھنا۔

۴۔ ہم و غم کے علاج اور اطمینان قلب کے لئے نماز پڑھنا۔

۵۔ روحانی معراج کے لئے نماز کو قائم کرنا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح معنوں میں نماز کی برکات کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز روح کی غذا ہے

ملک رفیق احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

نماز روح کی غذا ہے۔ جس طرح خوراک جسم کی غذا ہے۔ کھانا کھانے کے نتیجہ میں انسان کے جسم کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز انسان کی روح کی غذا ہے اور انسان کو اللہ تعالےٰ تک پہنچاتی ہے۔ یہ دراصل دعا ہے جس کے ذریعہ انسان عافیت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ جوں جوں ہماری نماز میں خشوع و خضوع بڑھتی جائیں گی۔ ہمیں زیادہ اطمینان اور راحت نصیب ہوگا۔ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے تو اسے کھانے میں لذت محسوس نہیں ہوتی وہ ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی دوا استعمال کرتا ہے اور پرہیز بھی کرتا ہے۔ یہی حال روحانی بیماری کا ہے کہ جب ہمیں نماز اور دوسرے اذکار و الہام میں سرور اور لذت محسوس نہ ہو جس کا حاصل ہونے کا وعدہ ہے تو سمجھ لینا چاہئیے کہ کسی کمی اور کمزوری کی وجہ سے ہم اس اطمینان سے محروم ہیں۔ اس کے لئے ہمیں خالق حقیقی کی طرف رجوع کرنا چاہئیے۔ تا وہ ہمیں عبادت کے لئے ذوق نصیب کرے جیسے کڑوی دوا کھائی جاتی ہے۔ تاکہ صحت حاصل ہو۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ذوق اور سرور حاصل کرنے کے لئے بے ذوقی نماز کو کڑوی دوا سمجھ کر ادا کیا جائے اور خدا تعالےٰ سے دعا کی جائے کہ:-

"اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس و شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں"

(ملفوظات جلد چہارم صہ ۳۲۲)

اگر ایسی دعاؤں پر مداومت اختیار کی جائے اور مایوسی سے بچا جائے اور عزم و ہمت سے کام لے کر ہر شیطانی حربہ کو ناکام کر دیا جائے۔ تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ اللہ تعالےٰ اس بے ذوقی نماز میں ذوق پیدا کر دے گا اور نماز میں رقت اور خشوع و خضوع پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ذکر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور نماز ایسا ذکر ہے جو تمام ذکروں کا مجموعہ ہے۔ اس میں حمد بھی ہے۔ استغفار بھی ہے اور درود شریف بھی ہے۔ گویا نماز میں تمام ذکروں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ گویا نماز غم کا علاج ہے اور اس سے مشکلات حل ہوتی ہیں قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں نماز سب وظیفوں کا مجموعہ ہے اسے سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہئیے۔ اور علاوہ عربی زبان کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس سے دل کو اطمینان حاصل ہوگا۔ دل کو جلا حاصل ہوگا اور انسان کو بدیوں سے بچنے اور نیکیوں میں بڑھنے کی توفیق ملے گی۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

یعنی نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے اُن بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہے اور ان سے بھی جو سوسائیٹی پر گراں گزرتی ہیں۔ نماز ایک معیار ہے جس سے مومن کا امتحان کیا جاتا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے*

داخلہ الکلیۃ الطب

داخلہ الکلیۃ الطب:- کلیۃ الطب جامعہ احمدیہ میں ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۸ء تک بغیر لیٹ فیس وغیرہ کے داخلہ جاری ہے جو طالب علم طبیہ کالج میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر داخلہ کے لئے جامعہ احمدیہ میں پہنچ جائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس مفت منگوائیں یا دفتر جامعہ سے آکر حاصل کر لیں۔ رہائش کا معقول انتظام ہے۔

(محمد اسلم فاروقی برائے پرنسپل)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم نومبر ۱۹۶۸ء سے آر۔سی۔۱۱۔اپ ۱ر آر سی ۱۲۔ڈاؤن ریل کاریں اب گجرات تک اور گجرات سے چلا کریں گی۔ اوقات حسب ذیل ہوں گے:-

آر سی-۱۱-اپ لاہور روانگی ۰۔۔۹ بجے
وزیر آباد آمد ۰۵۔۔۱۲ بجے
وزیر آباد روانگی ۱۰۔۔۱۲ بجے گجرات آمد ۴۵۔۔۱۲
آر سی-۱۲-ڈاؤن گجرات روانگی ۰۔۔۱۳ بجے
وزیر آباد آمد ۳۰۔۔۱۳ بجے
روانگی ۳۵۔۔۱۳ بجے
لاہور آمد ۱۵۔۔۱۶ بجے

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے رجوع کریں۔

IMF (۷) ۲۹۹۶-C

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرمی چوہدری بشیر احمد صاحب شاہد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن حلقہ رحمت بازار ربوہ نے اپنے حلقہ کے ان احباب کی فہرست بھجوائی ہے۔ جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنی موعودہ رقوم ادا کر دی ہیں۔ ان بھائیوں اور بہنوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب افراد کو دین و دنیا میں احسن جزا عطا فرمائے اور اپنی دینی اور دنیوی برکات سے ان کو نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

(۱)	مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	-/۲۵ روپے
(۲)	(خاکسار) بشیر احمد شاہد " " "	-/۲۵ "
(۳)	مکرم الحاج مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری " "	-/۲۰۰ "
(۴)	" سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب " "	-/۱۱۰ "
(۵)	" کیپٹن محمد سعید صاحب " " "	-/۱۰ "
(۶)	مکرمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم اے "	-/۳۰ "
(۷)	" مریم صدیقہ " اہلیہ " " " " "	-/۳۰ "
(۸)	مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم اے " " "	-/۳۰ "
(۹)	" حکیم فضل الٰہی صاحب " " " "	-/۲۰ "
(۱۰)	" بابا اللہ دتا صاحب (پنشنر مرحوم) " " " "	-/۳۰ "
(۱۱)	" سید ظہور احمد صاحب " " "	-/۱۰۰ "
(۱۲)	" خان پیر خان صاحب " " "	-/۵ "
(۱۳)	" ایم۔ عبدالغنی صاحب " " "	-/۲۰ "
(۱۴)	" حکیم عبدالرحمان صاحب " " "	-/۵ "
(۱۵)	" حکیم محمد صدیق صاحب میانوی " " "	-/۱۲ "
(۱۶)	" مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی " " "	-/۱۰ "
(۱۷)	" چوہدری عطاء الرحمان صاحب دالجہاد " "	-/۱۰۰ "
(۱۸)	مکرمہ مہراں بی بی صاحبہ " " "	-/۳۰ "
(۱۹)	مکرم خواجہ عبدالحکیم صاحب " " "	-/۱۰ "
(۲۰)	" تنشاد اللہ صاحب ذرگر " " "	-/۱ "
(۲۱)	مکرمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالحکیم صاحب ثاقب " "	-/۵ "
(۲۲)	مکرم میاں محمد یوسف صاحب آف کراچی ال لاہور بذریعہ شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ	-/۵ "
(۲۳)	مکرم اقبال احمد صاحب جالندھری دارالرحمت غربی ربوہ	-/۵۰ "
(۲۴)	" قریشی عبدالغنی صاحب " " "	-/۲۰ "
(۲۵)	" ڈاکٹر محمد ظہور صاحب " " "	-/۵ "
(۲۶)	" حکیم محمد صدیق صاحب طب جدید " " "	-/۱۰ "

قابل فروخت زمین یا مکان کی ضرورت

خاکسار کو محلہ دارالبرکات دارالرحمت یا فیکٹری ایریا یا دارالصدر میں دس مرلہ یا کنال کے ٹکڑے زمین کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ضرورت مند دوست زمین یا مکان جو فروخت کرنا چاہیں۔ تو مجھ سے فوراً خط و کتابت کریں۔

م۔ ص۔ معرفت

ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے حصہ لینے والے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد بابرکت کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۲۱۔ جماعت احمدیہ مانڈ ضلع لاہور بذریعہ مکرم عنایت اللہ صاحب ۔۔ ـــ ۵

۲۲۔ مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب سوہنگی گوجرانوالہ ۔۔ ـــ ۳

۲۳۔ جماعت احمدیہ ضلع اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ مکرم عبدالستار صاحب ۔۔ ـــ ۲۰

۲۴۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری حفیظ احمد صاحب باجوہ چک $\frac{92}{12-L}$ ضلع ساہیوال ۔۔ ـــ ۱۰۰

۲۵۔ محترمہ عاصی مرحومہ بنت اظہر خان صاحب چیمبر ضلع حیدرآباد سندھ ۔۔ ـــ ۷

۲۶۔ محترمہ بشریٰ بنت مکرم غلام اللہ صاحب نوجیانوالی ضلع گجرات ۔۔ ـــ ۱۰

۲۷۔ مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۸۵ ـــ ۱۴۰

۲۸۔ جماعت احمدیہ ملتان بذریعہ مکرم میاں غلام رسول صاحب ۔ ـــ ۱۵

۲۹۔ مکرم صوفی محمد صدیق صاحب رسول نگر ضلع سیالکوٹ ۔۔ ـــ ۵

۳۰۔ محترمہ عطیہ مقصودہ بیگم صاحبہ رتوڈیرہ ضلع لاڑکانہ ۔۔ ـــ ۱۵

(وکیل المال اول تحریک جدید)

"جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے"

یہ حقیقت آمیز بشارت ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے ملی ہے۔ جن کے موعود پسر المعروف حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید جیسا عظیم الشان نظام قائم ہوا جس کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کے عالمگیر کلام اور آخری شریعت قرآن مجید کی حکومت کو قائم کرنا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر قرآن مجید کی عزت افزائی کا ثبوت حاصل کرتے ہیں۔ تحریک جدید کے نظام کے تحت انگریزی، ہسپانوی، جرمنی، ڈینش اور سواحیلی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مکمل اور دیدہ زیب کتابی صورت میں اکناف عالم میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

ہر احمدی کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ اس نے "آسمان پر عزت" پانے کے لئے جو تحریک جدید کا وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا کر دیا گیا ہے؟ یاد رہے کہ سال رواں اسم اخاء (اکتوبر) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز

جو افراد جماعت تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہیں لیتے اور اپنے تئیں مطمئن ہیں کہ یہ ایک نفلی قربانی ہے اگر اس میں حصہ نہ لیا تو کوئی حرج نہیں وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آ جائیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا"۔

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس الٰہی تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اقوام متحدہ کو جلد فیصلہ کن اقدام کرنا چاہیئے۔

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے پاکستان کی طرف سے جموں و کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کی پرجوش حمایت کے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے اقوام متحدہ کو خبردار کیا ہے کہ کشمیر کے بارے میں اپنی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے میں اب تک ناکامی عالمی ادارہ کی ساکھ پر اثر انداز ہو رہی ہے جس سے آئندہ کے لئے اس پر دنیا کا اعتماد اٹھ جائے گا انہوں نے یہ بات اقوام متحدہ کے یوم تاسیس کے موقع پر ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ایک تقریب میں کہی جو پاکستان یونائیٹڈ نیشنز ایسوسی ایشن کی راولپنڈی شاخ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو تنازعہ کشمیر کے بارے میں جو بائیس سال سے اس کے سامنے پڑا ہے جلد از جلد اور فیصلہ کن اقدام کرنا ہوگا۔ پاکستان مزید تاخیر کا روادار نہیں اور وہ اقوام متحدہ سے اس سلسلہ میں اپنا اصرار جاری رکھے گا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ آج جب کہ دنیا بھر میں عالمی انسانی حقوق کی بیسویں سالگرہ منائی جا رہی ہے جموں و کشمیر کے عوام نوآبادیاتی نظام تلے سسک سسک کر زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔

میاں ارشد حسین روس جائیں گے،

اسلام آباد۔ ۲۵ اکتوبر۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین بہت جلد روس کا دورہ کریں گے کل یہاں دفتر خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ میاں ارشد حسین غالباً آئندہ سال جنوری میں ماسکو جائیں گے۔ وہ حکومت روس کی دعوت پر یہ دورہ کر رہے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس دورہ کی تاریخوں کے بارے میں غور کیا جا رہا ہے۔

یکم نومبر سے چینی کی راشن بندی

اسلام آباد۔ ۲۵ اکتوبر۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر عبد الغفور خان نے اعلان کیا ہے کہ یکم نومبر سے مغربی پاکستان کے شہری اور دیہی علاقوں کو چینی کا پورا راشن دیا جائے گا حکومت ملک کی تمام چینی خود خریدے گی اور اسے راشن ڈپوؤں کے ذریعے تقسیم کرے گی، چینی کی قیمت خرید بیاسی روپے پچاس پیسے فی من ہوگی اور راشن ڈپوؤں پر چینی پونے دو روپے کلو کے حساب سے فروخت کی جائے گی حکومت نے یہ فیصلہ مل مالکوں اور چینی کے صنعت کاروں سے بات چیت کے بعد کیا ہے۔ وزیر تجارت نے اس فیصلے کا اعلان کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

وزیر تجارت نے بتایا کہ راشن ڈپوؤں پر خریداروں کو ماہانہ فی کس کافی مقدار میں چینی کا کوٹہ دیا جائے گا۔ فی کس کوٹہ کا تعین حکومت مغربی پاکستان کرے گی اور اس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ شہری علاقوں کے لئے چینی کا فی کس کوٹہ دیہی علاقوں کی نسبت زیادہ ہوگا انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اس سال چینی کی پیداوار تین لاکھ ٹن ۷۰ ہزار ٹن چینی درآمد کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چینی کی کھپت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اس لئے ڈپوؤں پر تقسیم کے لئے ہمارے پاس چینی کی کافی مقدار موجود رہے گی۔

تل ابیب کا ہوائی اڈہ تباہ

تل ابیب ۲۵ اکتوبر۔ عرب حریت پسندوں نے کل اسرائیل کے دار الحکومت تل ابیب کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ ہوائی اڈے کا مرکزی ٹرمینل جل کر تباہ ہو گیا جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اگرچہ رن وے کو شدید نقصان نہیں پہنچا تاہم اڈے کی دیگر تنصیبات کے تباہ ہونے کے باعث طیاروں کی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے تل ابیب اسرائیل کا واحد بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے جہاں پر غیر ملکوں سے آنے والے طیارے اترتے ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ کل صبح اچانک ہوائی اڈے کی عمارت میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے اس سے قبل کہ آگ پر قابو پانے کی کوشش کی جاتی شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے آتشزدگی سے ہوائی اڈے کا ٹرمینل جل کر تباہ ہو گیا۔ یہ عمارت لاکھوں روپے کے صرف سے تیار کی گئی تھی۔

اسرائیلی فوج اور عرب طلباء کے درمیان زبردست تصادم

تل ابیب ۲۵۔ اکتوبر۔ اسرائیلی حکام نے کل عرب طلباء اور طالبات کے زبردست مظاہروں کے بعد مغربی اردن کے مقبوضہ علاقے ربلہ میں شام سے صبح تک کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ کرفیو کے نفاذ کی اطلاع ملتے ہی ربلہ کے سکول کی طالبات نے زبردست مظاہرہ کیا اور اسرائیلی نوجوں اور پولیس پر شدید پتھراؤ کیا۔ جس سے علاقہ میں صورت حال میں مزید کشیدگی پیدا ہو گئی۔ طالبات اسرائیلی فوجی حکام کے خلاف اور صدر ناصر کی حمایت میں نعرے لگا رہی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پوسٹر اور کتبے تھے جن پر "صدر ناصر زندہ باد" اور یہم الفتح کے رکن ہیں کے نعرے لکھے ہوئے تھے تھوڑی ہی دیر بعد طالبات کے ساتھ عرب طلباء بھی مظاہرے میں شامل ہو گئے۔ پولیس کے طلباء و طالبات کے تصادم میں متعدد افراد شدید زخمی ہو گئے۔

ایجنسی کی خبر رساں کے مطابق جب فوج اور پولیس مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پہنچی تو مظاہرین نے ان پر پولیس اور پتھر برسائے جبکہ پولیس نے آنسو گیس اور رنگ دار پانی پھینکا۔

۱۵۶
دوائی فضل الٰہی
نرینہ اولاد کیلئے
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس سولہ روپے،
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد مبارک بی ایس سی ڈسٹرکٹ ٹی (ڈیلہم) کا نکاح ہمراہ عزیزہ منورہ عطا دختر مکرم قاضی عطاء اللہ صاحب بعد جمعہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ مسجد دہلی دروازہ میں پڑھا۔ تقاریب رخصتانہ اور دعوت ولیمہ علی الترتیب بروز اتوار ۶ اکتوبر اور سوموار ۷ اکتوبر انجام پائیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(محمد یوسف ۲۳۔ ٹی گلبرگ II۔ لاہور۔

درخواست دعا

عزیزم محمد اقبال ابن شیخ عبد الواحد صاحب آف کوئٹہ بیمار ہیں اور ان دنوں طبیعت بہت زیادہ علیل ہے جس سے ہم سب پریشان ہیں،

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدائے رحیم و کریم اپنے فضل اور رحم سے عزیز موصوف کو شفا بخشے۔ آمین۔

مفت راحت گفت!
بواسیر
صرف چار خوراک میں ختم ہو سکتی ہے،
لیکن ! آپ روپے خرچ کرنے سے پہلے آزمائشی خوراک اور پمفلٹ مفت حاصل کریں
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۵ کمرشل بلڈنگ۔ لاہور
ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

امانت فنڈ تحریک جدید
میں روپیہ کیوں رکھا جائے
اس لئے کہ
حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
اس لئے کہ
یہ ایک الٰہی تحریک ہے
اس لئے کہ
امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی،
مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل روزنامہ ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں

انصار اللہ کا تیرہواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کا افتتاح روح پرور خطاب اور پُرسوز دعا سے فرمایا

افتتاحی اجلاس میں ۳۱۲ مجالس کے ۶۷۵ نمائندگان ۱۲۲۱ اراکین اور ۹۰۲ زائرین نے شرکت کی

ربوہ ۲۶ اخاء۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے کل مورخہ ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ انصار اللہ مرکزیہ کا تیرہواں سالانہ اجتماع انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ساڑھے تین بجے سہ پہر مقام اجتماع میں تشریف لا کر روح پرور خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

امسال افتتاحی اجلاس میں ۳۱۲ مجالس کے ۶۷۵ نمائندگان ۱۲۲۱ اراکین اور ۹۰۲ زائرین یعنی کل ۲۷۹۸ احباب نے شرکت کی۔ یہ تعداد گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد سے زیادہ ہے ابھی بیرونجات سے نمائندگان اور اراکین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

مقام اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

اجتماع حسب سابق دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے پُرفضا احاطہ کے اندر خوبصورت قناتوں اور شامیانوں سے تیار کردہ مقام اجتماع میں انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر بذریعہ موٹر کار قصر خلافت سے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ مقام اجتماع سے باہر اجتماع کے منتظم اعلیٰ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور دیگر قائدین مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ جونہی حضور مقام اجتماع کے اندر تشریف لائے جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر اور پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر نہایت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

افتتاحی اجلاس کی مختصر روداد

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جملہ انصار سے ان کا عہد دہروایا۔ چنانچہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزارہا انصار کو کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پورے جذب و جوش کے ساتھ اپنا عہد دہرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بعدہٗ مکرم جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ گزشتہ سال کارکردگی کے لحاظ سے مجالس انصار اللہ پشاور اور کراچی مشترکہ طور پر اوّل آئی تھیں اس لئے دونوں کو علم انعامی کا مستحق قرار دیا گیا تھا اور فیصلہ ہوا تھا کہ چھ ماہ علم انعامی مجلس پشاور کی تحویل میں رہے اور چھ ماہ مجلس کراچی کی تحویل میں۔ چونکہ علم انعامی ابھی تک مجلس کراچی کی تحویل میں ہے لہٰذا حضور اب علم انعامی اپنے دست مبارک سے مجلس کراچی کو عطا فرمائیں۔ اس اعلان پر مجلس پشاور کے زعیم اعلیٰ مکرم رکن الدین صاحب نے اسٹیج پر حاضر ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں علم انعامی پیش کیا اور حضور نے اسے اپنے دست مبارک سے مجلس کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کو بارک اللہ لکم کی دعا کے ساتھ عطا فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

بعدہٗ حضور نے جملہ حاضرین کو روح پرور افتتاحی خطاب سے نوازتے ہوئے انہیں عاجزانہ راہیں اختیار کرنے اور غلبہ اسلام کی خاطر تمام قربانیاں بشاشت قلب کے ساتھ پیش کرنے کی تلقین فرمائی جو خدا ان سے لینا چاہتا ہے۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقصد سے دنیا میں مبعوث کئے گئے ہیں کہ تا آپ اسلام کا نور تمام دنیا میں پھیلائیں اور اس نور کو دنیا کے سب اندھیروں پر غالب کر دکھائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجد آفریں تحریرات سے حضور علیہ السلام کی بعثت کے اس مقصد کو واضح کرنے کے بعد فرمایا اسلام کے نور کو دنیا میں پھیلانے کا مطلب سمجھنے کے لئے ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔ چنانچہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نور سے دو نور مراد ہیں۔ ایک قرآن مجید کا نور اور دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور۔ پس دنیا میں اسلام کے نور کے پھیلنے اور غالب آنے سے مراد یہ ہے کہ ایک تو قرآنی نور کو دنیا میں پھیلایا جائے اور اتنا پھیلایا جائے کہ باطل کے سب اندھیرے کافور ہو جائیں، دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جائے تا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید محبت اور عشق کے نتیجہ میں آنحضور کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کریں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی اُن نعمتوں اور انعاموں کے وارث بنیں جن کی پہلی امتیں وارث ہی بن سکی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی متعدد آیات سے قرآنی نور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور ان دونوں نوروں کی انقلاب انگیز تاثیرات اور ان کے فیوض و برکات کو واضح کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ملنے والے غلبہ اسلام کے خدائی وعدوں کو تفصیل سے پیش کرنے کے بعد فرمایا غلبہ اسلام کی یہ سب بشارتیں اپنے وقت پر پوری ہوں گی اور ہو کر رہیں گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ مقدر کر دیا ہے کہ اسلام کے ہر دو نوروں سے دنیا کے سب اندھیرے ہمیشہ ہمیش کے لئے دور ہو جائیں اور بنی نوع انسان اپنی ہدایت کی راہوں کو ہمیشہ ہی ان دونوں نوروں سے منور رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا لیکن خدا نے یہ بھی بتایا ہے کہ قبل اس کے اسلام کا نور ساری دنیا پر غالب آئے اس نور کا مقابلہ کرنے کے لئے شیطانی اندھیرے پورا زور لگائیں گے تاکہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اسلام کے نور کو بجھا دیں پر خدا اُن کی کچھ پیش نہ چلنے دے گا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی جاری ہو گا وہ خود اپنے نور کا اتمام کرے گا اور سب اندھیروں کو کافور کر کے رکھ دے گا۔ بہرحال اس اتمام نعمت اور اتمام نور سے پہلے ایک عظیم جنگ ظلمت اور نور کے درمیان ہونی ضروری ہے ظلمت اور نور کی اس جنگ میں فتحیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند اور محمدی ابراہیم ہیں ایک پاک جماعت عطا فرمائی جس کے افراد محمدی ابراہیم کی اولاد یعنی محمد کے اسمٰعیل ہیں تا اس راہ میں ان سے جو قربانی بھی مانگی جائے وہ بطیب خاطر اسے پیش کرتے چلے جائیں۔ حضور نے فرمایا پس اسلام کی فتح اور اسلام کا غلبہ یقینی ہے وہ دن ضرور چڑھے گا جب اسلام کا نور دنیا کے سب اندھیروں پر غالب آئے گا لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اس دن کو لانے کے لئے خدا ہم سے قربانی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اور غلبہ اسلام کی بشارتیں دے کر غلبہ اسلام کی بنیاد قائم فرما دی ہے۔ اس بنیاد پر ہی وہ محلات تعمیر ہوں گے جن میں ساری دنیا امن اور سکون سے بسیرا کرے گی اور خدا کی امان اور اس کی حفاظت کے نیچے آجائے گی۔

حضور نے فرمایا باطل کے اندھیروں پر غالب آنے اور اسلام کے نور کو پھیلانے کے لئے ہمیں ان راہوں کو اختیار کرنا چاہیئے جن راہوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا اور وہ یہی ہیں کہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں کیونکہ جو کامیابی بھی ہمیں ملتی ہے وہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ پس اپنی کسی خوبی یا کامیابی پر فخر نہ کرو ہمیشہ ہی اپنی کم مائیگی اور بے ہنری کا اقرار کرتے ہوئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے رہو ہر خیر جو تم سے صادر ہو اسے اپنے نفس کی طرف منسوب نہ کرو۔ بلکہ ہمیشہ ہی اسے خدا کے فضل کا نتیجہ سمجھو اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے غلبہ کو روک نہیں سکے گی۔ دنیا ہمیں دکھ دے سکتی ہے وہ ہمیں اذیتیں پہنچا سکتی ہے لیکن کیا اس کے ایسا کرنے سے غلبہ اسلام کی وہ بنیاد کمزور پڑ سکتی ہے جن پر وہ محلات تعمیر ہونے ہیں جن سے ساری دنیا میں قرآنی انوار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا انتشار ہونا ہے! ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ خدائی وعدوں کے مطابق اسلام کا نور ہی ساری دنیا پر غالب آئے گا ظلمت اور نور کی جنگ میں شیطانی اندھیرے ہمارے دلوں کو دکھ پہنچا سکتے ہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں بدل سکتے۔ پھیلے گا نور ہی۔ غالب آئے گا اسلام ہی، ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان قربانیوں کے لئے تیار رہیں جو آپ کا خدا آپ سے لینا چاہتا ہے۔

اس روح پرور خطاب کے بعد جس کے دوران فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی حضور ایدہ اللہ نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں سب حاضرین شریک ہوئے۔

اس طرح انصار اللہ کے تیرہویں سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴